ڈیجیٹل ایڈیشن

جرابوں پر مسح کی مشروعیت

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر:
مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ و ڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ڈیجیٹل ایڈیشن

جرابوں پر مسح کی مشروعیت

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ الخبر (سعودی عرب)

تدوین وتبییض:

حافظ ارشاد الحق واُم محمد شکیلہ قمر حفظہما اللہ

نشر وتوزیع:

مکتبہ کتاب وسُنّت، ریحان چیمہ وڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان)

اُم القریٰ پبلی کیشنز، سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ (پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	جرابوں پر مسح کی مشروعیت
تالیف	:	فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ
تدوین وتبییض	:	حافظ ارشاد الحق واُم محمد شکیلہ قمر حفظہما اللہ
طبع	:	مئی ۲۰۱۶ء
کمپوزنگ	:	عدنان قمر سلمہٗ اللہ

پاکستان میں ملنے کے پتے:

مکتبہ کتاب وسُنّت، ریحان چیمہ وڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان) - رابطہ نمبر: ۰۳۲۱-۶۴۶۶۴۲۲

اُم القریٰ پبلی کیشنز، سیالکوٹ روڈ، گوجرنوالہ (پاکستان) - رابطہ نمبر: ۰۵۵-۳۸۲۳۹۹۰

ہندوستان میں ملنے کے پتے:

توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن، بنگلور-۵۶۰۶۱۸ - ای میل: tawheed_pbs@hotmail.com

چارمینار بک سنٹر، چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور-۵۶۰۰۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین کرام!

یہ کتاب ایک بہت اہم موضوع پر ہے جس کا جاننا اور سمجھنا ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ اپنا محاسبہ کر سکے اور اپنی آخرت کو سنوار سکے۔

میں نے اس کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر ضروری جانا کہ اسے مزید دیدہ زیب بنایا جائے تاکہ پڑھنے والوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے مؤلف، جمع و ترتیب، تحقیق و تخریج اور تمام معاونین حضرات کو اس کا بہترین اجرِ خیر عطا فرمائے اور اسے ان سب کے لئے بطورِ ثوابِ جاریہ قبول فرمائے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کوشش میں کامیابی عطا فرمائے اور مجھے اور تمام امت کو دینِ حق کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العرش العظیم

زبیر سورتی

ڈیجیٹل ایڈیشن کی پی ڈی ایف حاصل کرنے کے لیے واٹس اپ نمبر پر رابطہ کریں:⇦ (+91) 9082458729

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

جرابوں (موزوں) پر مسح کی مشروعیت ۲
جرابوں پر مسح اور احادیثِ رسول ﷺ: ۴
آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم: ۵
آثارِ تابعین اور اقوالِ ائمہ رحمہم اللہ: ۶
احناف کا مسلک: ۷
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا رجوع: ۹
لفظِ جراب کی لغوی تحقیق: ۱۱
موزوں پر مسح اور پلاسٹر پر مسح میں فرق: ۱۳
مسح کی شرط: ۱۴
مقامِ مسح: ۱۵
کیفیتِ مسح: ۱۵
مسح کی مدّت: ۱۷
مسح کی مدّت کا آغاز کب ہوتا ہے؟ ۱۹
نواقضِ مسح: ۲۴
مؤلف کی دیگر تصانیف اور علمی کاوشیں ۲۵
مطبوعہ کتب: ۲۵
مسوّدات: ۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرابوں (موزوں) پر مسح کی مشروعیت

موسمِ سرما میں سردی سے بچنے کے لیے یا کسی بھی دوسری غرض سے، جس شخص نے چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں اور پہنے بھی وضو وطہارت کی حالت میں ہوں، تو اُسے اجازت ہے کہ انھیں اتار کر پاؤں دھونے کے بجائے ان موزوں کے اوپر ہی گیلا ہاتھ پھیر کر مسح کرلے، کیوں کہ یہ مسح نبیٔ اکرم ﷺ سے صحیح احادیث میں ثابت ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ اور مسند احمد میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کے موزوں پر مسح کیا۔ اُن سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا:

«نَعَمْ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَىٰ خُفَّيْهِ».[۱]

”ہاں میں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا“۔

اس حدیث کے راوی حضرت جریر رضی اللہ عنہ چونکہ سورۃ المائدہ کی آیتِ وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے، اس لیے لوگ ان کی اس روایت کو بہت معتبر مانتے تھے، کیوں کہ اس آیت کے ذریعے سے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسح کے منسوخ ہو جانے کا گمان تھا، وہ ان کی روایت سے دُور ہو گیا، کیوں کہ وہ تو مشرّف بہ اسلام ہی آیتِ وضو کے نزول کے بعد ہوئے تھے، جب کہ آیتِ وضو ۵ ؁ھ یا ۴ ؁ھ میں غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر نازل ہوئی تھی اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام ماہِ رمضان ۱۰ ؁ھ میں واقع ہوا تھا۔[۲]

[۱] الفتح الرباني: (٥٧/٤)، صحيح سنن أبي داؤد، رقم الحديث: (١٤٠)، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث: (٨١، ٨٢)، صحيح سنن النسائي، رقم الحديث: (١١٤)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث: (٥٤٣).

[۲] الفتح الرباني و شرحه بلوغ الأماني: (٥٧/٢-٥٨)۔ نیز فتح الباری جلد سات میں بھی سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی صحیح بخاری، موطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

«إِنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ».[۱]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے عظیم المرتبت والد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِي ﷺ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ".[۲]

"ہاں! جب تمھیں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز سعد بیان کریں تو پھر اس کے بارے میں کسی دوسرے سے مت پوچھو"۔

صحیح بخاری میں حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«رَأَيْتُ النَّبِيِّ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ».[۳]

"میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دستارِ مبارک اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے"۔

فتح الباری میں لکھا ہے:

"حفّاظِ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ ان میں سے بعض محدّثین کرام نے موزوں پر مسح کرنے کی مشروعیت بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کو شمار کیا تو ان کی تعداد اَسّی

[۱] صحيح البخاري مع الفتح، رقم الحديث (۲۰۲)، الموطأ مع شرحه المسوى، رقم الحديث (۵۸)۔
[۲] صحيح البخاري مع الفتح (۳۰۵/۱) و الفتح الرباني (۵۹/۲)۔
[۳] صحيح البخاري مع الفتح (۳۰۸/۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸۰) سے بھی تجاوز کر گئی، جن میں اس دنیا میں ہوتے ہوئے ہی جنّت کی خوش خبری پانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں‘‘۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’حَدَّثَنِيْ سَبْعُوْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ‘‘.[۱]

’’مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سترّ (۷۰) حضرات نے موزوں پر مسح کرنے والی حدیث سنائی ہے‘‘۔

جرابوں پر مسح اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

چمڑے کے موزوں کی طرح ہی اون، فوم، کاٹن یا نائیلون کی جرابوں پر مسح کرنا بھی جائز ہے، جس کا ثبوت سنن ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، سنن بیہقی اور صحیح ابن حبان میں صحیح سند سے مروی حدیث میں موجود ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ».[۲]

’’نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا‘‘۔

محدّثین کرام کے معیارِ صحت پر پوری اترنے والی اس حدیث کے علاوہ بھی متعدد احادیث میں جرابوں پر مسح کی مشروعیت کا ذِکر آیا ہے، اگرچہ ان میں سے بعض کی اسانید اور راویوں پر کچھ کلام بھی کیا گیا ہے، مگر ان میں سے بھی متکلم فیہ احادیث اکثر محدّثینِ کرام کے نزدیک صحیح ہیں، ان روایات کی نصوص اور محدّثین کے ان پر تبصرے نصب الراية تخريج أحاديث الهداية للإمام الزيلعي (۱۸۴/۱ تا ۱۸۶)، عون المعبود شرح أبي داؤد للعلامه

[۱] فتح الباري (۳۰۶/۱)، الفتح الرباني (۵۸/۲-۵۹)۔

[۲] سنن أبي داؤد مع العون (۲۶۹/۱)، سنن الترمذي مع التحفة (۳۲۷/۱)، مسند أحمد (۷۱/۲) و صححه الألباني في الإرواء (۱۳۷/۱-۱۳۸) و تحقيق المشكاة (۱۶۲/۱) و تمام المنة (ص: ۱۱۳)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۵۵۹)، موارد الظمآن، رقم الحديث (۱۷۶)، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (۸۶)۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

شمس الحق العظيم آبادي (٢٦٩/١-٢٧٥ طبع مدني)، معالم السنن للخطابي (١٢١/١)، تهذيب السنن لابن القيم (ص: ١٢٣-١٢٢)، تحفة الأحوذي شرح سنن الترمذي للمباركفوري (٣٣٣/١-٣٣٠ طبع مدني) میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ علّامہ ابن قیّم کی کتاب "زاد المعاد" کے محقق نے لکھا ہے:

"علّامہ جمال الدین قاسمی نے جرابوں پر مسح کے موضوع پر ایک رسالہ لکھا، جس میں کئی صحیح و ثابت احادیث جمع کیں اور پھر علّامہ احمد شاکر نے اس رسالے کی تخریج کی تو کئی دیگر احادیث کا اس میں اضافہ بھی کیا ہے"۔[١]

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں خود امام صاحب نے ان نو(٩) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفصیل یوں ذِکر کی ہے:

١۔ حضرت علی بن ابی طالب، ٢۔ عبد اللہ بن مسعود، ٣۔ براء بن عازب،
٤۔ انس بن مالک، ٥۔ ابو امامہ، ٦۔ سہل بن سعد،
٧۔ عمرو بن حریث، ٨۔ عمر بن خطاب، ٩۔ ابن عباس۔ رضی اللہ عنہم۔[٢]

"تهذيب السنن" میں علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ابن المنذر کے حوالے سے ذِکر کیا ہے کہ جرابوں پر مسح نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نو(٩) صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

١۔ حضرت علی، ٢۔ حضرت عمار، ٣۔ حضرت ابو مسعود انصاری، ٤۔ حضرت انس، ٥۔ حضرت عبد اللہ بن عمر، ٦۔ حضرت براء، ٧۔ حضرت بلال، ٨۔ عبد اللہ بن ابی اوفی، ٩۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم۔[٣]

[١] تحقيق زاد المعاد (١٩٤/١)۔
[٢] سنن أبي داؤد مع العون (٢٧٤/١-٢٧٥)۔
[٣] تهذيب السنن لابن القيم على هامش العون (٢٧٢/١)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان اٹھارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی میں سے حضرت علی، انس، براء اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کے نام مکرّر آئے ہیں تو گویا چودہ صحابہ سے جرابوں پر مسح کی روایت ملتی ہے، جب کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ثوبان اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے "المسح علی الجوربین" کی مرفوع روایات آئی ہیں، لہٰذا ان کی تعداد سترہ ہوگئی۔[١]

اختصار کے پیشِ نظر ہم ان آثار کی نصوص اور ان کے ترجمے سے صرفِ نظر کر رہے ہیں۔ البتہ ان کا خلاصہ یہی ہے کہ ان سب نے مختلف مواقع پر اپنی جرابوں پر مسح کیا، جو جرابوں پر مسح کی مشروعیت کی دلیل ہے۔

آثارِ تابعین اور اقوالِ ائمہ رحمہم اللہ:

جس طرح قدسی نفوس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت جرابوں پر مسح کرنے کے جواز کی قائل ہے، اُسی طرح ہی تابعینِ کرام رحمہم اللہ کی بھی ایک جماعت اس کی قائل و فاعل ہے۔[٢]

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ (١/ ١٨٩) اور علّامہ ابن قیم کی "أعلام الموقعین" (١/ ٧٥) پر جن تیرہ تابعین کے اسمائے گرامی مذکور ہیں، ان میں:

١۔ حسن بصری، ٢۔ سعید بن مسیّب، ٣۔ ابن جریج، ٤۔ عطاء،
٥۔ ابراہیم نخعی، ٦۔ فضل بن وکیع، ٧۔ اعمش، ٨۔ قتادہ،
٩۔ خلاّص، ١٠۔ سعید بن جبیر، ١١۔ نافع، ١٢۔ سفیان ثوری،
١٣۔ ابو ثور رحمہم اللہ جیسے اساطینِ علم شامل ہیں۔

[١] عون المعبود (١/٢٧٤-٢٧٥)، تحفة الأحوذي (١/٣٢٩-٣٢٨)، المحلی لابن حزم (١/٢/٨١-٨٢، ١٠٣)، مصنف ابن أبي شيبة (١/١٨٨-١٨٩)، مصنف عبدالرزاق (١/١٩٠، ٧٤٥، ٧٧٣، ٧٨١، ٧٨٢) اور "نصب الراية للزيلعي" میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی منقول ہیں۔

[٢] بحوالہ ہفت روزہ "اہل حدیث" (جلد ٢٠، شمارہ ٥٢، بابت ٢٩/ جمادی الاوّل ١٤١٠ھ بمطابق ٢٩/ دسمبر ١٩٨٩ء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان حضرات کے اقوال و فتاویٰ بھی مذکورہ کتب میں منقول ہیں۔ جن کی نصوص و ترجمہ سے اختصار کے پیشِ نظر ہم صرفِ نظر کرتے ہیں، جب کہ جامع ترمذی میں امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جرابوں پر مسح کے جواز کا قول کئی اہلِ علم کا ہے، اور حضرت سفیان ثوری، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے“۔[۱]

علّامہ ابن قیم رحمہ اللہ ”تهذيب السنن“ میں فرماتے ہیں:

”جرابوں پر مسح کے جواز کا قول اکثر اہلِ علم کا ہے اور جن صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ذِکر کیے گئے ہیں، ان کے علاوہ امام احمد، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک، سفیان ثوری، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، سعید بن مسیّب اور ابو یوسف قاضی رحمہم اللہ بھی جواز کے قائل تھے، اور جن جن صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ہم ذِکر کر آئے ہیں، ان کا مخالف بھی دوسرا کوئی صحابی ہم نہیں جانتے“۔[۲]

احناف کا مسلک:

معالم السنن میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دونوں شاگردانِ گرامی امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مسلک یوں منقول ہے:

”يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ“.

”جرابوں پر مسح کیا جائے گا، جب کہ وہ موٹی ہوں“۔

خاص فقہ حنفی کی کتاب قدوری میں ہے کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کہتے ہیں:

[۱] سنن الترمذي مع تحفة الأحوذي (۳۲۹/۱)۔

[۲] تهذيب السنن لابن القيم على هامش عون المعبود (۲۷۳/۱-۲۷٤)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ لَا يَشِفَّانِ الْمَاءَ“.[۱]

”جرابوں پر مسح جائز ہے جب کہ وہ موٹی ہوں اور پانی کو (مسح کے وقت) چوس کر پاؤں تک نہ پہنچاتی ہوں“۔

خود امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شروع میں جرابوں پر مسح کے قائل نہ تھے، مگر بعد میں انھوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا اور صاحبین والا قول ہی اختیار فرما لیا تھا۔ چنانچہ قدوری کی شرح اللباب میں شیخ عبدالغنی غنیمی دمشقی میدانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، ہدایہ کے حوالے سے تصحیح میں ہے:

”أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا وَعَلَيْهِ الْفَتْوىٰ“.

”امام صاحب نے بھی صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور اسی پر فتویٰ ہے“۔

حاصلِ کلام کے طور پر شرح الجامع المعروف قاضی خاں سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اگر جرابیں موٹی ہوں، مگر جوتے میں نہ ہوں تو امام صاحب کے نزدیک ان پر مسح جائز نہیں۔ صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔ اور آگے ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ بیان کیا جاتا ہے:

”إِنَّ الْإِمَامَ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ“.[۲]

”امام صاحب نے اپنے اس مرض کے دوران میں جس سے پھر آپ جانبر نہ ہو سکے تھے، صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا“۔

نیز ہدایہ میں لکھا ہے:

[۱] قدوري مع شرحه اللباب (۴۰/۱/۱ دار الكتاب)۔
[۲] اللباب (۴۰/۱/۱)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"وَقَالَا: يَجُوزُ الْمَسحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ لَا يَشِفَّانِ، لِمَا رُوِىَ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوىٰ". [۱]

"صاحبین کا کہنا ہے کہ جرابیں اگر موٹی ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے، کیونکہ روایت بیان کی گئی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنی دونوں جرابوں پر مسح کیا تھا اور اسی بات پر (علمائے احناف کا) فتویٰ ہے"۔

ان الفاظ سے پہلے صاحبِ ہدایہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں اور پھر تین سطروں کے بعد ہی ذِکر کر دیا ہے کہ امام صاحب نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا رجوع:

یہ جو ذِکر ہو رہا ہے کہ صاحبین یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردانِ رشید امام قاضی ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تو شروع ہی سے جرابوں پر مسح کے جواز کے قائل تھے اور دلیل کے طور پر وہ نبیٔ اکرم ﷺ کے عملِ مبارک کا حوالہ دیا کرتے تھے اور بالآخر خود امام صاحب جو پہلے جواز کے قائل نہیں تھے، وہ بھی صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر کے جواز کے قائل ہو گئے، ان کے اس رجوع کی تفصیل ہدایہ کے حاشیے پر مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی نے ذِکر کی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی آخری بیماری میں اپنے شاگردوں کے سامنے وضو فرمایا، جب کہ آپ نے جرابیں پہنی ہوئی تھیں۔ اس وقت آپ نے وضو کر کے جرابوں پر مسح کیا اور اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں نے یہ عمل اس

[۱] الهداية (۱/٤٤) طبع مجتبائي۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے کیا ہے کہ میں جرابوں پر مسح سے روکا کرتا تھا، مگر اب میری تحقیق یہ ہے کہ جرابوں پر مسح نہ صرف جائز ہے، بلکہ یہ سنتِ رسول ﷺ ہے، اس لیے میں نے یہ عمل کر کے تمھیں بتایا ہے، تا کہ تم عوام الناس اور علماء کو بتاؤ کہ ابو حنیفہ نے اپنے مسلک سے رجوع کر لیا ہے“۔

صرف جرابوں پر مسح کے مسئلے پر رجوع ہی نہیں، بلکہ امام صاحب رحمہ اللہ نے کثیر مسائل میں تحقیق کے بعد ان سے رجوع کیا تھا اور یہی محققین کی شان ہے اور یہی ہونا بھی چاہیے کہ جب صحیح مسئلہ سامنے آجائے تو اپنے پرانے عمل کو فوراً ترک کر دیا جائے جو بلا دلیل ہو اور از روئے دلیل صحیح کو اختیار کر لیا جائے۔ طبقات الحنفیة (ص:۹۲ تا ۱۰۰) میں شیخ عبدالقادر نے ذِکر کیا ہے:

”امام صاحب نے قاضی ابو یوسف کو ایسے چوبیس (۲۴) مسئلے تحریر کرائے، جن میں انھوں نے اپنے سابقہ مسلک سے رجوع کیا تھا اور قاضی ابو یوسف کو یہ تاکید فرمائی کہ یہ مسائل اور ان میں رجوع علماء کو بھی بتا دینا اور عوام تک بھی پہنچا دینا، تا کہ کہیں میری وجہ سے لوگ سنتِ رسول ﷺ کو ترک نہ کرتے رہیں، اس لیے کہ نعمان غلطی کر سکتا ہے، مگر محمد رسول اللہ ﷺ غلطی نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ پیغمبر اور معصوم ہیں، اور نعمان بن ثابت پیغمبر ہے نہ معصوم۔ یاد رکھنا کہ جب میرا کوئی قول حدیثِ رسول ﷺ کے خلاف پاؤ تو میرے قول کو دیوار پر مار دو اور حدیثِ رسول ﷺ کو سینے سے لگا لو“۔

اس طرح امام صاحب رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو بریٔ الذّمہ کر لیا۔ جو ان کی تواضع کے ساتھ ساتھ رفعت اور بلند مقامی کا ثبوت ہے۔ رحمہ اللہ رحمة واسعة۔[۱]

[۱] ہفت روزہ اہل حدیث (جلد ۲۰، شمارہ ۵۲، بابت ۲۹/ جمادی الاولی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۲۹/ دسمبر ۱۹۸۹ء)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معالم السنن للخطابي (۱/۱۲۱)، عمدة الرعاية حاشية شرح الوقاية (بحواله تحفة الأحوذي: ۱/۳۳۵) اور رد المحتار حاشية در مختار (۱/۲۷۸) میں بھی فقہائے احناف کا فتویٰ یہی مذکور ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

لفظِ جراب کی لغوی تحقیق:

جراب ایک معروف چیز ہے، لیکن بعض لوگ بلاوجہ اسے ایسے معنوں میں لینے لگتے ہیں کہ جسے تشدّد اور غلو کہا جاسکتا ہے، جیسے کوئی کہہ دیتا ہے کہ جراب سے چمڑے کی جرابیں مراد ہیں، حالانکہ ان کے لیے تو حدیث شریف حتیٰ کہ بخاری و مسلم میں ”خُفَّین“ کا لفظ موجود ہے، لہٰذا جراب سے چمڑے کی جرابیں مراد لینا لغت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، لہٰذا آیئے اس لفظ کی تھوڑی سی لغوی تحقیق کریں، تاکہ اصل حقیقت تک پہنچا جاسکے۔ چنانچہ عربی کی درمیانی مگر معروف ومتداول ڈکشنری ”المنجد“ (ص:۸۴) اور ”قاموس المحيط فيروز آبادی“ (۱/۴۷) میں لکھا ہے:

”اَلْجَوْرَبُ: لَفَافَةُ الرِّجْلِ“.

”جراب پاؤں کا لفافہ یعنی پاؤں کو لپیٹنے کے لیے ہوتی ہے“۔

ماہرِ لغت علّامہ احمد رضا دمشقی معجم متن اللغة (۱/۴۹۹، ۵۰۰) نامی پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ڈکشنری میں لکھتے ہیں:

”جورب پاؤں پر لپیٹے جانے والے لفافے کو کہتے ہیں۔ دراصل یہ ایک فارسی لفظ ”گوربا“ سے معرّب ہے، جس کا معنیٰ ”پاؤں کی قبر“ ہے“۔

پندرہ جلدوں پر مشتمل لسان العرب لابن منظور (۱/۲۶۳) میں لکھا ہے:

”اَلْجَرَابُ وِعَاءٌ مَعْرُوْفٌ“.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جراب ایک معروف ظرف ہے"۔

صاحبِ "عون المعبود" اور "تحفة الأحوذي" نے امام سیوطی رحمہ اللہ اور امام ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

"اَلْجَوْرَبُ غَشَاةٌ لِلْقَدَمِ مِنْ صُوْفٍ يُتَّخَذُ لِلدِّفْءِ وَهُوَ التَّخِيْنُ". [۱]

"جراب پاؤں پر چڑھانے کا ایک پردہ ہوتا ہے، جو پاؤں کو گرم رکھنے کے لیے اون کا بنایا جاتا ہے اور موٹا ہوتا ہے"۔

علّامہ عیسیٰ حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جراب ملکِ شام کے سرد ترین علاقوں مں پاؤں میں ٹخنوں سے اُوپر تک پہنی جاتی ہے اور وہ دھاگے یا اون سے تیار شدہ ہوتی ہے"۔[۲]

کبار علمائے احناف میں سے علامہ عینی رحمہ اللہ نے "جورب" کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"جورب شامی ممالک میں سخت سردی کے وقت پہنی جاتی ہے، جو اُون کی بنی ہوتی ہے اور پاؤں سمیت ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی ہے"۔[۳]

تاج العروس زبیدی میں بھی "جورب" کو پاؤں کا لفافہ اور اصل فارسی "گورِپا" ہی لکھا ہے۔
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ میں ہے کہ "جوربین" اور "نعلین" میں فرق یہ ہے کہ جوربین اُون اور نعلین چمڑے سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ مجدالدین فیروز آبادی کی "القاموس المحيط" میں "جورب" کی عام تعریف کی گئی ہے، جو چمڑے، اُون، بال اور دھاگے سے بنی ہر جراب کو

[۱] عون المعبود (۲۶۹/۱)، تحفة الأحوذي (۳۳٤/۱)۔
[۲] بحوالہ ہفت روزہ اہل حدیث (جلد ۲۰، شمارہ ۵۱، بابت ۲۲/ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ بہ مطابق ۲۲/ دسمبر ۱۹۸۹ء)۔
[۳] عون المعبود (۲۷۰/۱) و تحفة الأحوذي (۳۳٤/۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شامل ہے۔[۱]

اس ساری لغوی تحقیق و تشریح سے معلوم ہوا کہ جورب میں ہر طرح کی جرابیں آجاتی ہیں، وہ چمڑے کی ہوں، ریشم کی، اُون کی، دھاگے کی، بالوں کی، یا نائیلون کی اور ہر اس جراب پر مسح جائز ہے، جو صحیح وسالم اور موٹی ہو، لیکن اگر وہ صحیح وسالم تو ہو، مگر اتنی باریک ہو کہ اس سے پاؤں صاف نظر آتا ہو تو وہ مسح کے قابل نہیں ہوتی۔ ہاں اگر جراب میں کہیں معمولی سا سوراخ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ فقہاء کی کتب میں مذکور ہے۔

موزوں پر مسح اور پلاسٹر پر مسح میں فرق:

جبیرہ، پلاسٹر یا پٹی پر مسح بظاہر تو موزوں پر مسح ہی کی طرح ہے، لیکن ان دونوں پر مسح کے مابین کچھ فرق ہے، جس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً:

(۱) پلاسٹر یا پٹی پر مسح کی توقیت دنوں کے ساتھ نہیں ہوتی، بلکہ شفا پر منحصر ہوتی ہے، جب کہ موزوں پر مسح کی توقیت دنوں کے ساتھ ہے کہ مسافر تین دنوں اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مقیم صرف ایک دن اور ایک رات تک۔ اس مدت کے بعد اُسے موزے اتار کر پاؤں کو لازماً دھونا ہوگا، لیکن پلاسٹر یا پٹی میں ایسا نہیں، جب تک زخم مندمل نہ ہو جائے اور ہڈی جڑ کر ٹھیک نہ ہو جائے، اُسے اتارنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(۲) ان دونوں چیزوں میں دوسرا فرق یہ ہے کہ موزوں پر مسح کے جواز میں یہ شرط ہے کہ طہارت و وضو کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔ پلاسٹر یا پٹی میں یہ کوئی شرط نہیں اور حنابلہ اور شافعیہ نے جو یہ شرط عائد کی ہے تو اہلِ علم نے اُسے غیر معقول و ناحق قرار دیا ہے۔[۲]

(۳) ان میں تیسرا فرق یہ ہے کہ پلاسٹر یا پٹی حصولِ شفا سے پہلے ہی کسی وجہ سے گر جائے تو بھی

[۱] حوالہ جات سابقہ۔

[۲] الفقه الإسلامي وأدلة (۳۴۹/۱، ۳۵۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسح کی مدت ختم نہیں ہوگی، بلکہ دوبارہ پٹی کر لینے کے بعد پھر اس پر مسح جائز ہے، لیکن موزہ اگر پاؤں سے اتار لیا جائے یا دونوں اتار دیے جائیں اور وضو بھی نہ ہو تو اب ان پر مسح کی مدت ختم ہوگئی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وضو کر کے انھیں پہنیں، ورنہ ان پر مسح جائز نہیں ہوگا۔

(۴) ان دونوں کے مابین چوتھا فرق یہ ہے کہ پٹی پر مسح تو اس وقت جائز ہے کہ جب زخم پر مسح کرنا اور اُسے دھونا نقصان دہ ہو، جبکہ موزوں کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ اگرچہ کوئی پاؤں دھونے سے عاجز نہ بھی ہو، تب بھی مسح جائز ہے، اور موسمِ سرما کی سردی سے بچاؤ تو کوئی بہت بڑا عذر نہیں، اس کے باوجود شریعت نے اجازت دے رکھی ہے۔

(۵) پانچواں فرق یہ ہے کہ موزوں پر مسح تو صرف پاؤں کے ساتھ خاص ہے، جسم کے دوسرے حصے پر موزہ نما چیز چڑھائی جائے یا دستانے پہن لیے جائیں، تب بھی ان پر مسح جائز نہیں، جب کہ پلاسٹر یا پٹی سر سے پاؤں تک جسم کے کسی بھی حصے پر ہو، اس پر مسح کرنا جائز ہے۔[۱]

مسح کی شرط:

جبیرہ، پلاسٹر اور پٹی کے ضمن میں یہ تفصیل گزر چکی ہے کہ ان پر مسح اور موزوں یا جرابوں پر مسح میں کن کن پہلوؤں میں فرق ہے، لہٰذا یہاں اس تفصیل کو دُہرانے کی ضرورت نہیں، اور وہیں شرائطِ مسح بھی ذِکر ہوئی تھیں۔ لیکن یہاں صرف ایک ہی شرط قابلِ ذِکر ہے اور وہ ہے طہارت و وضو، کہ موزوں یا جرابوں پر مسح صرف اسی صورت میں جائز ہے کہ جب انھیں باوضو ہونے کی حالت میں پہنا گیا ہو، کیوں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں مَیں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمانے لگے تو میں برتن سے پانی ڈال رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چہرۂ اقدس اور بازوؤں کو دھو لیا اور سرِ اقدس کا مسح کر

[۱] بدائع الصنائع (۱/۱٤)، المغني لابن قدامة (۱/۳٥٦)، الفقه الإسلامي (۱/۳٥٦-۳٥۷)، جدید فقہی مسائل (ص: ٦۱)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیا تو میں جھکا کہ آپ ﷺ کے موزے اتاروں، لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا».[۱]

”انھیں رہنے دو، کیوں کہ میں نے یہ طہارت کی حالت میں پہنے تھے، پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کر لیا“۔

مقامِ مسح:

موزوں یا جرابوں پر مسح بظاہر تو پاؤں کی نچلی جانب ہونا چاہیے، مگر مسنون یہ ہے کہ پاؤں کے تلوؤں کے بجائے ان کے اوپر والے حصّے پر مسح کر لیا جائے، کیوں کہ سنن ابی داؤد و دار قطنی، مسند احمد، سنن بیہقی، دارمی اور محلّی ابن حزم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

«لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلَ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ».[۲]

”اگر دین کی بنیاد عقل و قیاس پر ہوتی تو موزوں کے نیچے مسح کرنا ان کے اوپر مسح کرنے سے اولیٰ تھا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے“۔

کیفیتِ مسح:

مسح کرنے کا طریقہ و کیفیت کیا ہے؟ اس سلسلے میں متعدد احادیث مروی ہیں، لیکن وہ سبھی متکلّم فیہ ہیں، لیکن ان کا مجموعی مفاد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی گیلی انگلیاں کھول کر دائیں پاؤں کے

[۱] صحيح البخاري مع الفتح (۱/۳۰۹)، صحيح مسلم مع شرح النووي (۳/۱۷۰)، المنتقى (۱/۱/۱۸۰)، صحيح سنن أبي داؤد، رقم الحديث (۱۳۷)، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (۸۵)۔

[۲] صححه الحافظ في التلخيص (۱/۱/۱۶۰) و الألباني في الإرواء (۱/۱۴۰) و تحقيق المشكاة (۱/۶۳)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موزے یا جراب کے اوپر پاؤں کی انگلیوں والی جگہ سے لے کر ان کے پنڈلی پر چڑھنے والے حصے تک اس طرح لے جائیں، گویا خط کھینچا جا رہا ہے یا کوئی لکیریں بنا رہا ہے، اس طرح بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بائیں پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پنڈلیوں کے شروع والی جگہ تک مسح کریں[1]۔ لیکن چونکہ یہ روایات متکلّم فیہ ہیں، لہٰذا اس کیفیت کا التزام واجب نہیں، بلکہ کسی بھی طرح مسح کر لیں، مسح ہو جائے گا، البتہ مذکورہ طریقہ اختیار کرنا اولیٰ ہے۔

ان ضعیف اور ناقابلِ استدلال روایات میں سے ایک سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

«إِنَّهٗ ﷺ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، وَوَضَعَ يَدَهٗ الْيُمْنَىٰ عَلَى خُفِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَدَهٗ الْيُسْرَىٰ عَلَى خُفِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ مَسَحَ أَعْلَاهُمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً، كَأَنِّي أَنْظُرُ أَصَابِعَهٗ عَلَى الْخُفَّيْنِ».

"آپ ﷺ نے اپنے دائیں موزے پر اپنا دایاں ہاتھ اور بائیں موزے پر اپنا بایاں ہاتھ رکھا، پھر آپ ﷺ نے دونوں موزوں کے اوپر صرف ایک بار مسح کیا، گویا میں موزوں پر آپ ﷺ کی انگلیاں دیکھ رہا ہوں۔"

لیکن اس روایت کو محدّثین میں سے امیر صنعانی رحمہ اللہ نے منقطع قرار دیا ہے۔ اس موضوع کی دوسری روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان فرماتے ہیں:

«إِنَّهٗ رَأَىٰ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ خُطُوْطًا بِالْأَصَابِعِ».

"انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ کو موزے کے اوپر مسح کرتے دیکھا، گویا آپ ﷺ انگلیوں سے لکیریں لگا رہے ہیں۔"

[1] سُبل السلام (٥٩/١/١)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اسی سلسلے کی ایک تیسری روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان فرماتے ہیں:

«إِنَّهُ ﷺ أَرَى بَعْضَ مَنْ عَلَّمَهُ الْمَسْحَ أَنْ يَّمْسَحَ بِيَدِهِ مِنْ مُقَدَّمِ الْخُفَّيْنِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ مَرَّةً، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ».

”آپ ﷺ نے کسی شخص کو مسح کا طریقہ سکھلاتے ہوئے دکھایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے موزے کے اگلے حصّے سے لے کر پنڈلی شروع ہونے کی جگہ تک ایک مرتبہ مسح کرے۔ آپ ﷺ نے یہ دکھلاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو کھول کر ایک دوسرے سے الگ رکھا“۔

لیکن اس روایت کو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے سخت ضعیف کہا ہے۔[۱]

یہ تینوں روایات ہم نے محض تنبیہ کے لیے ذِکر کر دی ہیں، ورنہ ان میں سے کوئی ایک بھی قابلِ استدلال ہے نہ کیفیت و کمیت کے بارے میں دوسری کوئی روایت ہے، جس پر اعتماد کیا جاسکے، لہٰذا امیر یمانی کے بقول اگر کوئی شخص اپنے موزے (یا جراب) پر اس طرح ہاتھ پھیر لے، جسے لغوی اعتبار سے مسح کرنا کہا جاسکتا ہو تو وہ کفایت کر جائے گا، خواہ وہ کسی طرح بھی کر لے۔[۲]

مسح کی مدّت:

اب رہی یہ بات کہ جب وضو کر کے موزے یا جرابیں پہن لی جائیں تو کتنے عرصے کے لیے ان پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ اس سلسلے میں دس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعدّد احادیث وارد ہوئی ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ مقیم کے لیے ایک دن رات یعنی چوبیس (۲۴) گھنٹے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں یعنی بہتّر (۷۲) گھنٹے تک ان موزوں یا جرابوں پر مسح کر لینے کی گنجائش

[۱] سُبل السلام (۱/۱/۵۹)، التلخیص الحبیر (۱/ ۱/۱۶۰-۱۶۱)۔

[۲] سُبل السلام (۱/۸۹) طبع مکتبہ عاطف، ازھر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم، سنن نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور موزوں پر مسح کی مدّت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ تم ابن ابی طالب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے جاکر پوچھو، کیوں کہ وہ سفر میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے مسح کی مدّت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا:

«جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوماً وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ».[۱]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں یا جرابوں پر) مسح کی مدّت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر کی ہے“۔

اِسی طرح سنن ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ و ابن حبان، سنن دار قطنی، مسند احمد و شافعی اور سنن بیہقی میں ایک حدیث مروی ہے، جسے امام ترمذی، ابن خزیمہ اور خطابی رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اس موضوع کی صحیح ترین حدیث قرار دیا ہے، جس میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ».[۲]

[۱] صحيح مسلم مع شرح النووي (۱۷۶/۳/۲)، صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (۱۲٤)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۵۵۲)، المشكاة مع المرعاة (۵۷۵/۱)۔

[۲] صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (۸٤)، صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (۱۲۲)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٤۷۸)، موارد الظمآن، رقم الحديث (۱۷۹)، المشكاة مع المرعاة (۱۷۹/۱-۱۸۰)، سُبل السلام (۵۹/۱/۱)، و المنتقى مع النيل (۱۸۱/۱/۱)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”نبیِ اکرم ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو بول و براز اور نیند سے وضو ٹوٹنے کی صورت میں تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں۔ ہاں جنابت ہو جائے تو اتارنے ضروری ہیں“۔

اس حدیث میں حکم فرمانے کے الفاظ سے محسوس ہوتا ہے کہ مسح واجب ہونا چاہیے، لیکن اجماع نے اس وجوب کو اباحت و ندب میں بدل دیا ہے۔ مسح کے واجب نہیں، بلکہ محض ایک رخصت ہونے کا پتا ایک دوسری حدیث سے بھی چلتا ہے، جو صحیح ابن خزیمہ، سنن دار قطنی، صحیح ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند شافعی اور سنن بیہقی میں مروی ہے، جسے المجد ابن تیمیہ اور شوکانی رحمہ اللہ کے بقول امام خطابی، شافعی اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے، اس میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبیِ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

«إِنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْماً وَّلَيْلَةً، إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا».[۱]

”آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں، اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کے لیے موزوں پر مسح کی رخصت دی، جب کہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں“۔

مسح کی مدّت کا آغاز کب ہوتا ہے؟

مسح کے متعلق ایک بات یہ بھی ہے کہ مسح کی مدّت جو ایک دن مقیم کے لیے اور تین دن مسافر کے لیے ہے، اس کی ابتدا کب سے شمار کی جائے گی؟ تاکہ چوبیس (۲۴) گھنٹے یا بہتّر (۷۲) گھنٹے کا شمار کیا جا سکے۔ علّامہ عبید اللہ رحمانی مبارکپوری نے ”المرعاۃ شرح المشکاۃ“ میں لکھا ہے:

[۱] موارد الظمآن (۱۸٤)، مشكاة المصابيح (۵۷۸/۱، ۵۷۹)، بلوغ المرام مع السبل (۱۶۱/۱/۱)، المنتقى مع النيل (۸۲/۱/۱)، فتح الباري (۳۱۰/۱)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”کثیر علماء کا قول یہ ہے کہ موزوں پر مسح کی مدت کی ابتدا موزے پہننے کے بعد جب وضو ٹوٹے تو اس وقت سے ہوگی نہ کہ وضو کرنے یا مسح کرنے کے وقت سے اور نہ موزے پہننے کے وقت ہی سے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ سے منقول ہے:

”موزے پہننے کے وقت سے ابتدا شمار ہوگی“۔[۱]

”المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج“ میں امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

”امام شافعی رحمہ اللہ اور کثیر اہلِ علم کا مذہب یہ ہے کہ اس مدّت کی ابتدا موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹنے کے وقت سے ہے، موزے پہننے سے نہیں اور نہ ان پر مسح کرنے ہی سے“۔[۲]

صحیح مسلم اور دیگر کتب میں مذکور حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور اسی مفہوم کی دوسری احادیث کے ظاہری معنٰی سے شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے یہ اخذ کیا ہے:

”ابتدائے مدّت کا اعتبار (پہلی مرتبہ) مسح کرنے سے ہوگا نہ کہ مسح کرنے کے بعد وضو ٹوٹنے کے وقت سے، امام نووی رحمہ اللہ نے اسے ہی ترجیح دی ہے، اگرچہ ان کے مذہب کے یہ خلاف ہے“۔[۳]

محققین علماء کی شان ہی یہ رہی ہے کہ جس بات کو قرآن وسنّت کی رو سے صحیح تر سمجھیں، وہ اُسے قبول کر لیتے ہیں، اگرچہ ان کا فقہی مذہب، حتیٰ کہ امامِ مذہب اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ امام نووی رحمہ اللہ کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ”شرح صحیح مسلم“ میں اختصار سے امام شافعی رحمہ اللہ اور کثیر علماء کے حوالے سے بیان کر دیا کہ وضو کر کے موزے پہن لینے کے بعد جب وضو ٹوٹے تو اس وقت سے مسح کی مدت کا آغاز ہوگا۔ اس وقت سے مقیم ایک دن اور

[۱] المرعاة (۱/۵۷۵)۔
[۲] شرح مسلم للنووي (۲/۳/۱۷٦)۔
[۳] تحقيق المشكاة (۱/۱٦۰)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات مسح کر سکے گا۔ اسے مثال سے یوں سمجھ لیں کہ ایک نمازی نے ظہر کے وقت وضو کیا اور موزے یا جرابیں پہن لیں۔ عشاء تک اس کا وضو بحال رہا اور عشاء کے بعد مثلاً نَو بجے اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اب اُسے اجازت ہے کہ اگلی رات کے نَو بجے تک وہ جتنی مرتبہ اور جس غرض کے لیے وضو کرے، اُسے پاؤں سے موزے اور جرابیں اتارنے کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ ان پر مسح کر سکتا ہے، اگر وہ اس سے پہلے جب موزے اتار کر پورا وضو کرنا اور پاؤں دھونا چاہے تو اسے اختیار ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کے بقول یہ امام شافعی، ابو حنیفہ، ان کے اصحاب، سفیان اور جمہور اہلِ علم رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے صحیح تر روایت کے مطابق یہی مروی ہے اور امام داوٗد رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان کا استدلال تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے اضافی الفاظ «مِنَ الْحَدَثِ إِلَى الْحَدَثِ» سے ہے، لیکن یہ اضافہ ثابت نہیں، بلکہ خود امام نووی رحمہ اللہ نے ”المجموع شرح المهذب“ میں اسے ”غریب“ قرار دیا ہے یا پھر ان کا استدلال قیاس سے ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ مسح کی مدت کا آغاز موزے پہننے ہی سے ہو جائے گا، مثلاً ایک شخص نے دوپہر نمازِ ظہر کے لیے وضو کر کے موزے پہن لیے۔ موزے پہننے کے ساتھ ہی آغازِ مدّت شمار کیا جائے گا اور آئندہ ظہر تک مقیم کے لیے اور تیسرے دن کی ظہر تک مسافر کے لیے مسح کی گنجائش ہوگی۔ گویا مقیم روزانہ ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لیا کرے اور اگر درمیان میں اتارے نہیں تو چوبیس (۲۴) گھنٹے تک اور مسافر بہتّر (۷۲) گھنٹے تک مسح کر سکتا ہے۔ مسح کی مدّت کے آغاز کے سلسلے میں ایک تیسرا قول امام اوزاعی اور ابو ثور رحمہما اللہ کا ہے، ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ اور داوٗد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے کہ مدّتِ مسح کی ابتدا اس مسح سے ہوگی، جو موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹنے پر دوبارہ وضو کرتے وقت کیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص نے ظہر کے وقت وضو کیا اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عشاء تک اسی وضو سے نمازیں ادا کرتا رہا، عشاء کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ پھر صبح نماز فجر کے لیے وہ اٹھا اور وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا، اب اس مسح کے وقت سے لے کر مقیم کے لیے چوبیس (۲۴) گھنٹے اور مسافر لیے بہتّر (۷۲) گھنٹے مسح کر لینے کی رخصت ہے۔

ان حضرات کا استدلال صحیح مسلم اور دیگر کتب والی ان صحیح احادیث کے ظاہری مفہوم سے ہے، جن میں مقیم کو ایک دن اور ایک رات اور مسافر کو تین دن اور تین راتیں مسح کرنے کی گنجایش دی گئی ہے۔ اس گنجایش سے تین دن اور تین راتیں یا ایک دن اور ایک رات کا پوری طرح استفادہ صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے کہ مدّتِ مسح کا شمار پہلے مسح سے کیا جائے۔ مثلاً ایک آدمی نے نمازِ ظہر کے لیے وضو کیا اور موزے پہن لیے، نمازِ عشاء تک اس کا وضو بحال رہا اور پھر وضو ٹوٹ گیا۔ صبح فجر کے لیے اس نے وضو کیا اور مسح کیا۔ اب اگر مسح کی مدّت کا آغاز وضو ٹوٹ جانے سے شمار کیا جائے تو اس طرح اُسے صرف دن دن کے وقت یا دن اور نمازِ عشاء تک مسح کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ عشاء کے بعد اور تہجّد کے لیے اگر وہ اُٹھے تو اسے مسح کا اختیار نہیں ہو گا، کیوں کہ اس شکل میں عشاء کے بعد وضو ٹوٹ جانے سے مسح کا اختیار صرف اسی وقت تک رہ گیا ہے، جب کہ صحیح احادیث اُسے پورا دن اور پوری رات مسح کا اختیار دے رہی ہیں، اور یہ صرف اسی شکل میں ممکن ہے، جب مدّتِ مسح کا آغاز پہلے مسح سے شمار کیا جائے نہ کہ موزے پہننے یا وضو ٹوٹنے سے کیا جائے۔ اس مسلک کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَهُوَ الْمُخْتَارُ الرَّاجِحُ دَلِيْلًا، وَاخْتَارَهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ، وَحُكِيَ نَحْوَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ."[۱]

"دلیل کی رو سے یہی مختار اور راجح مسلک ہے اور امام ابن المنذر نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔"

[۱] المجموع شرح المهذّب (۱/۵۲۵) طبع قاهره۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تو ایک علمی بحث اور اس کی تفصیلات تھیں۔ ویسے اگر مطلقاً روزانہ ظہر کے وقت پورا وضو کر لیا جائے تو مقیم کو اس کی گنجایش ہے، باقی اوقات میں پاؤں کے موزوں یا جرابوں پر مسح کرتا رہے۔ مسافر تین راتیں اور تین دن کرلے۔ یہ موٹا سا حساب ہے اور جواز کی حدود کے اندر بھی، اور اگر باریکیوں کو ہی اختیار کرنا ہو تو وہ بھی ہم نے ذِکر کر دی ہیں۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ.

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ مسح کی گنجایش حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ موزوں یا جرابوں کو اتارے نہیں، بلکہ مسلسل پہنے رہے۔ یہ نہیں کہ جب چاہے پہن لے اور مسح کرلے، کیوں کہ فتح الباری میں "فائدہ" کے تحت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"اگر مسح کرنے کے بعد مسح کی مدّت ختم ہونے سے پہلے ہی کسی نے اپنے موزے اتار لیے تو امام احمد و اِسحاق رحمہما اللہ اور دوسرے توقیت کے قائل ائمہ کے نزدیک اسے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، جب کہ فقہائے کوفہ امام مزنی اور ابو ثور رحمہما اللہ کے نزدیک صرف دونوں پاؤں ہی دھو لے۔ امام مالک ولیث رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے، جب کہ حضرت حسن بصری، ابن ابی لیلی اور علماء کی ایک جماعت رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ اس کے لیے پاؤں دھونا بھی ضروری نہیں۔"

امام ابن تیمیہ اور شیخ البانی رحمہما اللہ نے اس کی تائید کی ہے۔[۱]

انھوں نے اس شخص پر قیاس کیا ہے، جس نے سر کا مسح کیا، پھر منڈوا ڈالا تو اس کے لیے دوبارہ سر کا مسح کرنا واجب نہیں، لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس قیاس کو محلِ نظر قرار دیا ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی نگرانی میں فتح الباری کی جو تحقیق و تصحیح ہوئی ہے، اس میں حافظ ابن حجرؒ کے اس تبصرے کی تائید کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اسے سر کے مسح پر قیاس کرنا، اس لیے محلِ نظر ہے کہ سر اصل ہے، جس پر مسح کیا جائے گا، بال چاہے ہوں یا نہ ہوں، جب کہ موزوں پر

[۱] تمام المنّة (ص: ١١٤-١١٥)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسح پاؤں کو دھونے کے عوض میں ہے، لہٰذا یہ دونوں امور الگ الگ ہوئے۔ اسی بنا پر راجح قول یہی ہے کہ اگر کوئی شخص موزے اتار دے تو اس کا وضو باطل ہو گیا اور اب صرف پاؤں کا دھولینا ہی کافی نہیں۔ کیوں کہ اس طرح موالات یا وہ تسلسل فوت ہو جاتا ہے، جو اعضائے وضو کو دھونے میں ضروری ہے۔[۱]

نواقضِ مسح:

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ نواقضِ مسح بھی وہی ہیں، جو نواقضِ وضو ہیں، یعنی جب وضو ٹوٹا تو ساتھ ہی مسح بھی ٹوٹ گیا۔ جب نیا وضو کریں تو نئے سرے سے مسح بھی کریں۔

[۱] فتح الباري (۳۱۰/۱ حاشیه)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر تصانیف اور علمی کاوشیں

مطبوعہ کتب:

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخ طباعت
۱	آئینۂ نبوت (سیرت النبیؐ ایک اچھوتے انداز میں)	۵۱	مکتبہ کتاب و سنت۔بزم الہلال	طبع دوم ۲۰۰۰ء
۲	رمضان المبارک روحانی تربیت کا مہینہ	۴۰	مکتبہ کتاب و سنت۔بزم الہلال	طبع دوم ۲۰۰۰ء
۳	توحید: شکوک وشبہات کا ازالہ	۱۲	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ علی الباقرین شارجہ۔توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۴	مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)	۵۰	مکتبہ کتاب و سنت۔عامر الباقرین شارجہ	طبع چہارم ۲۰۰۴ء
۵	مسنون ذکرِ الٰہی (مفصّل)	۴۶۳	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع چہارم ۲۰۰۴ء
۶	مناسک الحج والعمرہ (پاکٹ سائز)	۳۰۰	مکتبہ کتاب و سنت۔عامر الباقرین شارجہ	طبع اول ۱۹۸۱ء
۷	درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	۸۰	مکتبہ کتاب و سنت۔شیخ الکندی شارجہ	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۸	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	۳۲	صدیقی ٹرسٹ کراچی	طبع اول ۱۹۸۰ء
۹	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو۔انگلش)	۳۲	ابرڈین یونیورسٹی (برطانیہ) مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول ۱۹۸۱ء طبع چہارم ۲۰۰۴ء
۱۰	انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	۳۲	مکتبہ کتاب و سنت۔صدیقی ٹرسٹ	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۱۱	مقامِ سنت اور فتنۂ انکارِ حدیث	۹۶	مکتبہ کتاب و سنت، الادارۃ الاسلامیہ، توحید پبلیکیشنز	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۱۲	تین اہم اصولِ دین مع مختصر نماز	۵۸	مکتبہ کتاب و سنت، الادارۃ الاسلامیہ، توحید پبلیکیشنز	طبع اول ۱۹۸۳ء
۱۳	دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائلِ نماز	۶۴	دارالافتاء والمکاتب التعاونیہ وغیرہ	۲۰۰۴ء تک دس ایڈیشن
۱۴	قبولیتِ عمل کی شرائط	۴۰۸	مکتبہ کتاب و سنت و جامعہ سلفیہ بنارس	طبع چہارم ۲۰۰۳ء
۱۵	دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	۹۶	مکتبہ کتاب و سنت، الادارۃ الاسلامیہ، توحید پبلیکیشنز	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۱۶	سیرتِ امام الانبیاء ﷺ	۶۱۴	مکتبہ کتاب و سنت۔مکتبہ ابن تیمیہ، قطر	طبع سوم ۲۰۰۴ء
۱۷	شراب اور دیگر منشیات	۳۹۹	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۱۸	مختصر مسائل واحکامِ طہارت و نماز	۲۸	مکتبہ کتاب و سنت۔توحید پبلیکیشنز	۱۴۲۳ھ۔۲۰۰۲ء
۱۹	فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)	۷۲۸	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول ۱۹۹۰ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخ طباعت
٢٠	فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	٨٢٧	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول ١٩٩٩ء
٢١	سوئے حرم (حج وعمرہ اور قربانی)	٣٦٦	مکتبہ کتاب و سنت، مرکزی جمعیت اہلحدیث	طبع سوم ٢٠٠٣ء دہلی، انڈیا
٢٢	زیارتِ مدینہ منورہ (آداب و احکام)	٣١	مکتبہ کتاب سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور، صدر دفتر امورِ مسجدِ نبوی ﷺ	طبع دوم ٢٠٠٢ء
٢٣	صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ ﷺ اور عید میلاد، یوم وفات پر؟	٣١	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم ٢٠٠٤ء
٢٤	نماز وروزہ کی نیّت (مراجعہ و تہذیب)	٤٧	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢٣ھ-٢٠٠٢ء
٢٥	جہادِ اسلامی کی حقیقت (مراجعہ و تہذیب)	١٨٨	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٢٦	سود ورشوت (مراجعہ و تہذیب)	١٢٨	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠١ء
٢٧	زناکاری و فحاشی (مراجعہ و تہذیب)	٢٠٨	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠١ء
٢٨	مختصر مسائل واحکام رمضان وروزہ	٤٠	مکتبہ کتاب و سنت۔ توحید پبلیکیشنز بنگلور	١٤٢٣ھ-٢٠٠٢ء
٢٩	مختصر مسائل حج وعمرہ اور قربانی و عیدین	٥٩	مکتبہ کتاب و سنت۔ توحید پبلیکیشنز بنگلور	١٤٢٣ھ-٢٠٠٢ء
٣٠	گلدستۂ نصیحت سے پچاس (٥٠) پھول	٤٤	الشیخ عبد العزیز المقبل	طبع دوم ٢٠٠٣ء
٣١	مساجد و مقابر اور مقاماتِ نماز	١٦٨	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع اول ٢٠٠٤ء
٣٢	احکام و آدابِ مساجد	٢٨٦	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع اول ٢٠٠٤ء
٣٣	نماز کیلئے مرد وزن کا لباس	١٤٦	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع اول ٢٠٠٣ء
٣٤	لواطت و اغلام بازی	١٢٠	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٣٥	انسدادِ زنا و لواطت کے لیے اسلام کی تدابیر	١٦٩	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٣٦	حج مسنون (شارجہ ٹیلیویژن پروگرام)	١٤٤	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٣٧	آمین۔ معنیٰ و مفہوم مقتدی کے لیے حکم	١٠٤	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٣٨	رفع الیدین قائلین وفاعلین کے دلائل	١١٦	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	١٤٢١ھ-٢٠٠٠ء
٣٩	درود شریف۔ فضائل و احکام	١٩٢	نورِ اسلام اکیڈمی، لاہور	طبع دوم ٢٠٠٣ء
٤٠	ظہورِ امام مہدی	٢١	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم ٢٠٠٢ء
٤١	مسائلِ قربانی و عیدین	٢٨٣	مکتبہ کتاب و سنت، مرکزی جمعیت اہلحدیث	طبع دوم ٢٠٠٣ء انڈیا
٤٢	شراب سے علاج؟	٥٩	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع دوم ٢٠٠٤ء
٤٣	تعویذ گنڈوں اور جنات و جادو کا علاج	٨٦	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	١٤٢٥ھ-٢٠٠٤ء
٤٤	نماز پنج گانہ کی رکعتیں مع وتر و تہجد وجمعہ	١٢٥	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم ٢٠٠٢ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخ طباعت
۴۵	تمباکو نوشی	۱۰۴	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع دوم ۲۰۰۴ء
۴۶	دخولِ جنت کے تیس اسباب وذرائع	۳۴	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع دوم ۲۰۰۲ء
۴۷	امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد	۱۲۳	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱ء
۴۸	اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی	۱۲۸	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	طبع اول ۲۰۰۲ء
۴۹	انسانی جان کی قیمت اور فلسفۂ جہاد	۹۵	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۲۰۰۱ء
۵۰	وجوبِ نقاب (چہرے کا پردہ)	۱۶۴	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۲۰۰۲ء
۵۱	مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضو	۹۷	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۲۰۰۳ء
۵۲	نماز کے مفسدات ومکروہات ومباحات	۷۷	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۲۰۰۳ء
۵۳	ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سر نماز؟	۴۷	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور، مکتبہ ابن حجر بھٹکل	۲۰۰۳ء
۵۴	غیر مسلموں سے تعلقات اور جھوٹے کھانے پینے کا حکم	۱۱۲	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۲۰۰۴ء
۵۵	رکوع والے کی رکعت؟	۳۰	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	۱۴۲۳ھ-۲۰۰۲ء
۵۶	رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت	۳۲	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۳ھ-۲۰۰۲ء
۵۷	جمعۃ المبارک: فضائل ومسائل	۹۹	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۵۸	گانا وموسیقی - قرآن وسنت کی نظر میں	۹۶	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور، مدرسہ اصلاح المسلمین، بہار، انڈیا	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۵۹	...اور سگریٹ چھوٹ گئی	۳۲	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۰	تارکین ومانعین رفع یدین کے دلائل کا جائزہ	۱۵۰	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۱	بدعاتِ رجب وشعبان	۸۰	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۲	تارکِ نماز کا انجام	۱۵۶	صراط مستقیم - برمنگھم	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۶۳	آدابِ دعاء (مقامات، اوقات وغیرہ) (اشتراک)	۱۰۴	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۴	نمازِ نبوی ﷺ (کتاب+VCD)		تالیف: الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۶۵	محرّمات (حرام اشیاء وامور)	۱۴۵	تالیف: الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۶	سالِ نو اور تذکرہ چند بدعات کا	۵۷	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۶۷	نمازِ تراویح	۱۲۶	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء
۶۸	عملِ صالح کی پہچان، قبولیتِ عمل کی شرائط (مختصر)	۱۱۰	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء
۶۹	مچھلی کے پیٹ میں	۱۶۰	مکتبہ کتاب وسنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۳۵ھ-۲۰۱۴ء
۷۰	نمازِ جنازہ (مختصر مسائل واحکام)	۹۶	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخِ طباعت
۷۱	بدعات اور ان کا تعارف (تہذیب)	۱۲۸	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	
۷۲	مسائلِ اذان واقامت اور جماعت وامامت	۱۵۹	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۳	فقہ الصلوٰۃ بنام نمازِ نبوی (جلد سوم)	۷۷۳	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۴	مسائل واحکامِ طہارت		مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۵	رمضان المبارک اور احکامِ روزہ (مفصّل)		مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۶	سورۃ فاتحہ، فضیلت، مقتدی کے لیے حکم	۲۴۹	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	
۷۷	اوقاتِ نمازِ پنج گانہ	۱۲۶	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۸	نماز میں عدم پابندی اور تارکِ نماز کا حکم		مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۷۹	نماز میں ہاتھ... کب؟ کہاں؟ کیسے؟	۱۲۶	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۸۰	اندھی تقلید و تعصّب میں تحریف کتاب وسنت	۷۹	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۸۱	حقوقِ مصطفیٰ اور گستاخِ رسول کی سزا	۳۳۷		
۸۲	الامام العلّامہ ابن باز	۲۲۴	مکتبہ کتاب وسنت، ومکتبہ ام القریٰ	
۸۳	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) جلد اول		مکتبہ کتاب وسنت، ومکتبہ ام القریٰ	۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء
۸۴	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) جلد اول		مکتبہ کتاب وسنت، ومکتبہ ام القریٰ	۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء
۸۵	اسلامی تربیتِ اولاد	۲۲۲	مکتبہ کتاب وسنت، مکتبہ ام القریٰ، توحید پبلیکیشنز	۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء
۸۶	دنیوی مصائب ومشکلات (تہذیب ومراجعہ)	۴۳	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز	۲۰۰۳ء
۸۷	نماز میں کی جانے والی غلطیاں (تہذیب ومراجعہ)	۶۳	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز	۲۰۰۴ء
۸۸	مرد وزن کی نماز میں فرق (تہذیب ومراجعہ)	۴۰	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز	۲۰۰۴ء
۸۹	استقامت: راہِ دین پر ثابت قدمی (تہذیب ومراجعہ)	۶۴	مکتبہ کتاب وسنت، توحید پبلیکیشنز	۲۰۰۴ء
۹۰	امامت کا اہل کون؟ (اعداد وتقدیم)	۷۶	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۱	ارکانِ ایمان (مراجعہ وتقدیم)	۱۰۴	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۲	ارکانِ اسلام (مراجعہ وتقدیم)	۱۲۲	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۳	دوہرے اجر کے مستحق لوگ (تہذیب)		مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ سیالکوٹ	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۹۴	احکامِ القرآن (اوامر ونواہی) (تہذیب واضافہ)	۵۶۰	ہند	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۹۵	جہیز وجوڑے کی رسم (تہذیب)	۶۳	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۶	انسان کا سب سے بڑا دشمن (تہذیب)		ہند	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۷	تلاشِ حق کا سفر، تالیف: محمد رحمت اللہ خان (تہذیب)		ابو حنیفہ اکیڈمی	۱۴۲۸ھ-۲۰۰۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخِ طباعت
۹۸	خوشگوار زندگی کے بارہ اصول (تقدیم)	۴۰	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۹۹	معوذتین: فضائل و تفسیر (مراجعہ و تہذیب)	۷۲	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء
۱۰۰	جنتی عورت (تہذیب و تقدیم)	۹۷	مکتبہ کتاب و سنت، توحید پبلیکیشنز	۱۴۲۸ھ-۲۰۰۷ء
۱۰۱	قرآنی گرامر کی مختصر، ضروری اور آسان ورک بک (تہذیب)			۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
۱۰۲	گھریلو ماحول کی اصلاح کیلئے ۴۰ نصیحتیں (مراجعہ و تقدیم)		توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۳۲ھ-۲۰۱۱ء
۱۰۳	سفر آخرت، حسنِ خاتمہ و سوءِ خاتمہ (مراجعہ و تقدیم)		توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا	۱۴۳۲ھ-۲۰۱۱ء
۱۰۴	گلدستہ دروسِ خواتین (جلد اول) ام عدنان قمر (مراجعہ و تہذیب)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء
۱۰۵	گلدستہ دروسِ خواتین (جلد دوم) ام عدنان قمر (مراجعہ و تہذیب)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء
۱۰۶	زاد المبلغات (مراجعہ و تہذیب)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۴۱ھ-۲۰۲۰ء
۱۰۷	سفینۂ نجات (تہذیب و اضافہ)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۴۱ھ-۲۰۲۰ء
۱۰۸	انسان کا سب سے بڑا دشمن کون؟ (مراجعہ و تہذیب)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۴۱ھ-۲۰۱۹ء
۱۰۹	بیماریوں کا علاج (قرآن و سنت کی دعاؤں سے (تہذیب و اضافہ)		مکتبہ کتاب و سنت، ام القریٰ پبلیکیشنز	۱۴۴۱ھ-۲۰۲۰ء

مسوّدات:

نمبر شمار	نام مسودہ	مؤلف
۱	پچاس (۵۰) سوال و فتاویٰ احکام حیض	الشیخ محمد بن صالح العثیمین
۲	ممنوعات (ناجائز امور)	الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر
۳	فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	
۴	احکامِ زکوٰۃ و صدقات	
۵	چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال	
۶	مقالاتِ قمر (جلد اول)	
۷	مقالاتِ قمر (جلد دوم)	
۸	الامام المحدّث الالبانیؒ	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نمبر شمار	نام مسودہ	مؤلف
۹	تفسیر سورۂ حجرات	
۱۰	حرمین شریفین (حدود، آداب، فضائل، تاریخ)	
۱۱	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) جلد دوم	
۱۲	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) جلد سوم	
۱۳	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) جلد چہارم	
۱۴	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) جلد پنجم	
۱۵	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) جلد دوم	
۱۶	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) جلد سوم	
۱۷	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) جلد چہارم	
۱۸	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) جلد پنجم	
۱۹	چند نفلی نمازیں اور سجدے	
۲۰	تفسیر آیات الاحکام (دو جلدیں)	
۲۱	الادعیہ والاذکار فی اللیل والنہار (عربی)	
۲۲	صحیح فضائلِ اعمال (قرآن کریم اور صحیح بخاری و مسلم کی روشنی میں)	
۲۳	اسلام: ناتواں علماء اور نادان عوام کے مابین	
۲۴	تبلیغی نصاب کے ناشر اور دیوبندیت کے مؤلف کی توبہ	
۲۵	فضائلِ اعمال پر ایک نظر، مہندس فصیح الدین قریشی	
۲۶	ایک کھلا خط - تحریر: محمد رحمت اللہ خان	
۲۷	(کھلا خط تمام مسلمانوں کے نام)، سید محمد صبغت اللہ امجد	
۲۸	تبلیغی نصاب: تجزیہ و تبصرہ	
۲۹	گلدستۂ آداب کے چند پھول	